السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے پیش امام اور خطیب مولانا دلپذیر صاحب 27۔28 سال سے ہمارے گاؤں میں فرائض امامت وخطابت سر انجام دے رہے ہیں، اس عرصہ میں وہ مولانا صاحب ہمیں ہر قسم کے مسائل بتاتے رہے اور یہ بھی بتاتے رہے کہ شیعہ رافضی کافر ہے، ان سے نکاح، ان کے ساتھ قربانی میں شریک ہونا، ان کی جنازہ میں شریک ہونا ناجائز اور حرام ہے، ایک دفعہ ایک شیعہ رافضی کے جنازہ میں بعض مسلمانوں کے شریک ہونے پر ان کے نکاح ٹوٹنے کا فتوی بھی دیا، پھر ان لوگوں کا نکاح دوبارہ پڑھا گیا، شیعوں نے مکان سوزی کے جعلی مقدمہ میں مولوی صاحب مذکورہ اور چند دوسرے افراد کو ملوث کیا۔ جس سے مولوی صاحب انتہائی درجہ گھبرا گئے اور اس نے پنچائیت میں تحریری طور پر معافی نامہ دے کر صلح کرلی۔ معافی نامہ میں دائر کیا کہ شیعہ پکے مسلمان ہیں مجھ سے غلطی ہوئی ہے، میں معافی چاہتا ہوں۔ ہم نے ان کو نماز پڑھانے سے منع کر دیا، ایک دوسری پارٹی اس کو امام رکھنے پر مصر ہے۔ سوال طلب امر یہ ہے کہ آیا اس امام کے پیچھے نماز جمعہ وعیدین وغیرہ جائز ہے یا ناجائز؟ (الوالحسن بشر احمد ربانی، میلاں تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال، شیعہ اثناء عشریہ اپنے حسب ذیل پانچ خصوصی عقائد وافکار کی وجہ سے اسلام اور مسلمانوں سے علیحدہ گروہ ہے اور وہ عقائد وافکار یہ ہیں:

1.......صحابہ کرام نہ صرف یہ کہ کافر، منافق، غاصب اور ظالم تھے بلکہ باستثناء چند افراد معاذاللہ منافق اور مرتد ہیں بالخصوص حضرات شیخین یعنی سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق اعظم اکثر صحابہ مرتد ہوگئے تھے۔ رسوائے زمانہ نمرود، فرعون، ابوجہل حتی کہ ابلیس لعین سے بھی بڑے کافر تھے، جیسے کہ ان کی بنیادی اور مستند کتابوں میں لکھا ہے۔ ملاحظہ ہ شیعی ثقة الاسلام ابوجعفر محمد بن یعقوب کلینی کی اصول کافی ''باب فیہ نکث و نتف من التنزیل فی الولایة (ج1ص 420) بطور نمونہ کی دو حوالے ملاحظہ فرمائیے:

1۔ شیعہ کے درجہ اول کے محدث ملا محمد بن یعقوب اپنے پانچویں امام محمد بن علی الباقر کے نام سے یہ عقیدہ پیش کرتے ہیں:

(کان الناس أهل ردة بعد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ) إلاثلاثة فقلت: ومن الثلاثة؟ فقال: المقداد بن الأسود وأبو ذر الغفاري وسلمان الفارسی رحمة اللہ وبرکاتہ علیهم وبرکاتہ. (فروع کافی ج8ص 249

''کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد سب لوگ (صحابہ) سوائے حضرت مقداد حضرت ابوذر اور سلمان فارسی کے مرتد ہوگئے تھے۔''

2ابوبکر اور عمر ۔ قرآن کے اندر جو فرعون اور ہامان کا ذکر ہوا ہے یہ دونوں ابوبکر اور جہنم (ص: 522) ہیں۔ (اصول کافی اور کتاب حق الیقین) اور اسی کتاب حق الیقین میں یہ تک لکھا ہے کہ صحابہ کا دوست بھی کافر ہے۔ (کتاب حق الیقین ص509، 510) یہ تو ہے شیعہ کا عقیدہ صحابہ کے بارے میں۔ اب قرآن مجید کے بارے میں ان کا عقیدہ فاسدہ میں سب سے پہلے زیادہ سے زیادہ عذاب انہی دونوں کو ہورہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ پڑھئے۔

قرآن تحریف شدہ ہے.........2

مسلمانوں کے ہاتھوں میں مسنداول اور موجودہ قرآن مجید اپنی اصل شکل میں نہیں بلکہ معاذاللہ یہ قرآن محرف ہے اور اس میں پانچ قسم کی تحریف کی گئی ہے

(1) کمی (2) اضافہ (3) تبدل حروف (4) تبدل الفاظ (5) سورتوں، آیتوں اور کلمات قرآن میں تبدیلی۔

(اصول کافی باب فیہ ذکر الصحیفة والجامعة ومصحف فاطمہ ج1 ص 239 تا 242)

ملاحسن بن محمد تقی نوری طبرسی کی کتاب فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب جو 298 صفحات پر مشتمل ہے، قرآن میں تحریف ثابت کرنے کے لئے لکھی گئی ہے۔

(عن أبي عبد اللہ قال إن القرآن الذی جاء بہ جبریل سبعة عشر ألف آیة. (اصول کافی کتاب فضل القرآن ج2 ص 634

اصل قرآن وہ ہے جو جبریل رسول اللہ کے پاس لایا تھا اس کی 17 ہزار آیات تھیں۔ جبکہ مسلمانوں کے پاس قرآن مجید جو مکمل ہے اس کی 6666 آیات ہیں۔

موجودہ قرآن مکمل اور محفوظ کہنے والا کذب ہے۔ (اصول کافی کتاب الحجة ج1 ص 228) اور اسی کتاب کے باب النوادر میں ہے کہ شیعوں کا ایک قرآن الجامعة ستر ہاتھ لمبا ہے۔ اصول کافی باب فیہ الصحیفة والجفر والجامعة ومصحف فاطمہ ج1 ص 239 تا 242) کی مطابق قرآن مجید ایک نہیں چار ہیں۔ اور پھر ان کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ جبکہ قرآن مجید کی متعدد نصوص صریحہ کے مطابق صرف ایک قرآن نازل ہوا تھا اور وہ اپنی اصل شکل میں محفوظ اور متداول ہے۔ صدق اللہ تعالیٰ:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ ۹ ... سورۃ التوبۃ

وَاِنَّہٗ لَکِتٰبٌ عَزِیۡزٌ ۴۱ لَّا یَاۡتِیۡہِ الۡبَاطِلُ مِنۡۢ بَیۡنِ یَدَیۡہِ وَلَا مِنۡ خَلۡفِہٖ ؕ تَنۡزِیۡلٌ مِّنۡ حَکِیۡمٍ حَمِیۡدٍ ۴۲ ... سورۃ حم السجدۃ

ائمہ بے پناہ اختیار کے مالک ہیں........3

ان کے مزعومہ 12 امام مامور من اللہ ، مفترض الطاعۃ اور بے پناہ اختیارات کے مالک ہیں ۔ ان کے 12 اماموں پر بندوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں ۔ (اصول کافی : باب عرض الاعمال علی النبی والائمۃ ج 1 ص 21) کے معجزے بھی تھے ۔ (اصول کافی : فی الباب ماعندالائمۃ من ایات الانبیاء ۔ ج 1 ص 231، 232) ان ائمہ کے پاس تورات ، زبور اور انجیل کا مفصل علم بھی محفوظ ہے ۔ ان کے اماموں کے پاس کے پاس انبیاء

(اصول کافی : باب ان الائمۃ عندھم جمیع الکتب التی نزلت من عنداللہ ج 1 ص 225 تا 227)

ان ائمہ کو ہر جمعرات معراج کرائی جاتی ہے حتی کہ وہ عرش الہی کا طواف بھی کرتے ہیں ۔ (اصول کافی ج 1 ص 245) مزید تفصیل کے لئے اسی کتاب کے درج ذیل ابواب بھی پڑھئے :

باب أن الائمۃ علیھم السلام یعلمون جمیع العلوم التی خرجت إلی الملائکۃ والانبیاء والرسل علیھم السلام وباب أن الائمۃ علیھم السلام یعلمون متی یموتون ، وانھم لا یموتون الا باختیارھم وباب أن الائمۃ یعلمون علم ماکان وانہ لا یخفی علیھم شیء علیھم شیء وغیرھا .

سے بھی افضل ہیں ، جیسا کہ ملا باقر مجلسی کی کتاب ''حیات القلوب ج 3 '' میں لکھا ہے ''امامت بالاتر از پیغمبر است '' (ص 10) کہ ان کی طرح معصوم عن الخطاء بلکہ انبیاء مزید یہ کہ ان کے مزاعومہ 12 امام حضرات انبیاء کے علم کلام کے مطابق ان کی مفروضہ اور محترمہ امامت منصب نبوت سے بڑھ کر ہے جو آگے چل کر ختم نبوت کی نفی پر منتج ہوتی ہے ، گویا ان کے نزدیک ان کا ہر ایک نبی ہے ۔

کتمان کا علم......4

ان کا چوتھا اساسی اور اصولی اہمیت کا عقیدہ کتمان علم ہے جو ان کے زعم کے مطابق عزت وبرتری کا قوی ترین ذریعہ ہے کہ جو ان کے دین کو چھپائے ، عزت پائے گا اور جو اس کی اشاعت کرے گا ذلت کا منہ دیکھے گا ۔ چنانچہ (ان کے چھٹے امام جعفر صادق اپنے ایک مرید اور شاگرد سلیمان کو یوں نصیحت فرماتے ہیں : یا سلیمان إنکم علی دین من کتمہ أعزہ اللہ ومن أذاعہ أذلہ اللہ – (اصول کافی ، باب کتمان العلم

(تقیہ (خلاف ضمیر عمل.......5

اسی طرح ان کا بنیادی اور اصولی اہمیت کا ایک پانچواں عقیدہ تقیہ ہے اور یہ عقیدہ اتنا ضروری ہے کہ اگر کوئی شخص تقیہ جھوٹ نہیں بولتا اور متضاد باتیں نہیں کرتا وہ لادین اور بے ایمان ہے ۔ جیسا کہ ان کے پانچویں امام ، جناب ابو جعفر باقر فرماتے ہیں : التقیۃ من دینی ودین آبائی ولا إیمان لمن لا تقیۃ لہ – (أصول کافی : ج 2 باب التقیۃ ص 218، 219) شیعہ اثناء عشریہ کے پانچوں عقائد اور اسی طرح دوسرے عقائد باطلہ مثلاً الوہیت علی وکفر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ وام المومنین حضرت حفصہؓ پر زنا کی تہمت وغیرہ ۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ پر نازل شدہ ٹھیٹھ اسلام ، یعنی کتاب وسنت کی نصوص صریحہ ، جلیہ ، متواترہ سے از مفرق تا کعب سراسر نبوت علی متصادم ہیں ۔ اس لئے ان کے ان عقائد کفریہ کی بنا پر فقہاء ، محدثین اور علمائے مذہب اربعہ شروع ہی سے اس فرقہ کو غیر مسلم کہتے چلے آئے ہیں ۔ بطور مشتے از خروارے متقدمین اور متاخرین فقہاء ، محدثین اور محققین علمائے امت اور ماہرین شریعت کی چند تصریحات زیب قرطاس ہیں ۔

۔ امام مالک متوفی 179ھ کا فتویٰ : ۔1

رقم فرماتے ہیں سورۂ فتح کی آخری آیت کے ایک ٹکڑے لیغیظ بہم الکفار کی تفسیر میں امام ابن کثیر :

من ہذہ الآیۃ انتزع الإمام مالک رحمۃ اللہ علیہ فی روایۃ عنہ بتکفیر الروافض الذین یبغضون الصحابۃ رضی اللہ عنہم قال : لأنہم یغیظونہم ومن غاظ الصحابۃ رضی اللہ عنہم فہو کافر لہذہ الآیۃ ووافقہ طائفۃ من العلماء رضی اللہ عنہم علی ذلک (والحدیث فی فضل الصحابۃ رضی اللہ عنہم والنہی عن التعرض بمساویہم کثیرۃ ویکفیہم ثناء اللہ علیہم ورضاہ عنہم . (تفسیر ابن کثیر : ج 4 ص 20

کے مقام رفیع کو دیکھ کر جلتے ہیں اور جو شخص صحابہ سے جلتا ہے وہ اس سے بغض وحسد رکھتے ہیں ۔ کیونکہ صحابہ امام مالک نے سورۂ فتح کی اس آیت سے یہ استدلال کرتے ہوئے ان رافضیوں پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے جو صحابہ '' آیت شریفہ کی رو سے کافر ہے اور امام مالک کے فتوی سے علماء کی ایک جماعت نے موافقت کی ہے اگرچہ صحابہ کے فضائل ومناقب میں اور ان کی بدگوئی کی ممانعت میں احادیث کثیر مروی ہیں تاہم اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں صحابہ کرام کی جو تعریف وثنا اور ان سے اپنی رضا کی جو آیات نازل فرمائی ہیں ان کو وہی کافی ہیں ۔ مزید کسی تزکیہ کی حاجت نہیں ۔ ''

متوفی 202ھ کا فتویٰ ۔ امام شافعی 2 :

(ووافقہ الشافعی رحمہ اللہ علیہ فی قولہ بکفرہم ووافقہ أیضا جماعۃ من الأئمۃ – (الصواعق المحرقۃ : ص 210

'' رافضیوں پر کفر کے فتویٰ میں امام شافعی اور ائمہ اہل سن کی ایک جماعت نے امام مالک سے موافقت فرمائی ہے ۔ ''

ھ کا فتویٰ 150 ۔ امام ابو حنیفہ 3 :

(فمذہب أبی حنیفۃ رحمہ اللہ علیہ أن من أنکر خلافۃ الصدیق وعمر فہو کافر علی خلاف ماحکاہ بعضہم وقال الصحیح إنہ کافر ۔ (الصواعق المحرقۃ : ص 210

‘‘امام ابو حنیفہ کے نزدیک تیخین کی خلافت کا منکر کافر ہے، اگرچہ اس مسئلہ میں بعض اس سے فتویٰ کے خلاف نقل کیا ہے مگر امام ابو حنیفہ کے صحیح مذہب میں تیخین کی خلافت کا منکر کافر ہے۔ ’’

فتاویٰ بیعیہ میں بھی یہی منقول ہے۔ شرح عقیدہ طحاویہ میں ہے:

(جبھم (الصحابۃ) دین وإیمان وإحسان و بغضھم کفر ونفاق وطغیان. (ص 528تا 533

‘‘صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے قلبی محبت دین، ایمان اور احسان کی شناخت ہے اور ان سے بغض رکھنا کفر، نفاق اور اسلام سے سرکشی کی دلیل ہے۔ ’’

:۔ امام ابو یعلی الحنبلی متوفٰی 307ھ کا فتویٰ۴

(وقال أبو یعلی الحنبلی الذی علیہ الفقہاء فی سب الصحابۃ إن کان مستحلا کفر – (الصواعق المحرقۃ: ص 258

کہ اگر کوئی بد قسمت صحابہ کو گالی دینا حلال سمجھتا ہے تو وہ فقہائے امت کے نزدیک کافر ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کے فتاویٰ بھی اگے چل کر لکھے جائیں گے

:امام ابوزرعہ رازی متوفٰی 207 کا فتویٰ

إذا رأیت الرجل ینتقص أحدا من أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعلم أنہ زندیق لأن رسول اللہ ﷺ عندنا حق والقرآن حق وإنما أدی إلینا ہذا القرآن والسنۃ أصحابُ رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - وإنما یریدون أن یجرحوا شھودنا لیُبطلوا الکتاب والسنۃ والجرح بھم أولی وھم زنادقۃ) (الصواعق المحرقۃ: ص 34

‘‘جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو کہ جو کسی ایک صحابی پر تنقیص (بدگوئی) کر رہا ہو تو جان لو وہ زندیق ہے کیونکہ ہمارے نزدیک رسول اللہ ﷺ اور قرآن مجید دونوں حق ہیں۔ قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ کی تمام سنتیں صحابہ کرام ہی نے ہم تک پہنچائی ہیں۔ گویا صحابہ کرام ھمارے دین کے اولین گواہ ہیں۔ لہٰذا ان کی بدگوئی کرنے والے دراصل ہمارے گواہوں پر جرح کر کے کتاب و سنت کو باطل کرنا چاہتے ہیں حالانکہ یہ جرح کرنے والے خود جرح کے بالاولیٰ مستحق ہیں اور زندیق ہیں۔ ’’

:متوفٰی 456ھ کا فتویٰ امام ابن حزم

إن الروافض لیسوا من المسلمین إنما ہی فرق حدث أولھا بعد موت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخمس وعشرین سنۃ، وہی طائفۃ تجري مجری الیھود والنصاری فی الکذب والکفر وہی طوائف: أشدہم غلواً یقولون بإلہیۃ علی بن أبی طالب والإلہیۃ جماعۃ معہ) (الفیصل: ج 2 ص 78

‘‘رافضی لوگ مسلمان نہیں۔ ان کا پہلا گروہ حضرت علی کی وفات سے کئی پچیس سال بعد پیدا ہوا، یہ لوگ کذب بیانی اور اپنے کفر میں یہود و نصاریٰ کی راہ پر چلتے ہیں۔ شیعوں کا یہ فرقہ دوسرے فرقوں کی نسبت اس قدر غالی واقع ہوا ہے کہ حضرت علی اور ایک جماعت کو الٰہ مانتا ہے۔ ’’

:نیز ارقام فرماتے ہیں

(وکل ہذا کفر صریح لاخصائبہ وأما الغالیۃ من الشیعۃ فھم قسمان: القسم الاول أوجبت النبوۃ بعد النبی ﷺ لغیرہ والقسم الثانی أوجبوا الالہیۃ لغیرہ الہ عزوجل فلحقوا بالنصاری والیھود وکفروا أشد الکفر- (الفیصل ج 4 ص 183

‘‘غالی شیعوں کے دو گروہ ہیں: ایک گروہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت علی وغیرہ کو نبی مانتا ہے اور دوسرا گروہ حضرت علی کو الٰہ کہتا ہے۔ اس ترح یہ دونوں گروہ اپنے ان باطل معتقدات کیوجہ سے یہود و نصاریٰ کے ساتھ مل چکے ہیں اور بدترین کافر ہیں۔ شیعہ کی یہ تمام ہفوات کھلا اور ننگا کفر ہیں۔ ’’

:امام موصوف نیز رقم طراز ہیں

(القول بأن بین اللوحین تبدیلا کفر صریح وتکذیب رسول اللہ ﷺ- (الفیصل ج 4 ص 182

شیعہ کا یہ عقیدہ کہ دونوں لوحوں کے درمیان قرآن مجید محرف اور تبدیل شدہ ہے، کفر صریح اور تکذیب رسول ﷺ پر مبنی ہے۔۔۔ عربی۔۔ ’’

:المتوفٰی ۳۸ھ کا فتویٰ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ

(أما من اقترن بسبہ دعوی أن علیا إلہ أو انہ کان ہو النبی وإنما غلط جبریل فی الرسالۃ فھذا لاشک فی کفرہ بل لاشک فی کفر من توقف فی تکفیرہ – (الصارم المسلول: ص 591

‘‘جو شخص صحابہ کرام کو گالیاں بکنے کے ساتھ ساتھ حضرت علی کو الٰہ مانتا ہو یا یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ نبی تو دراصل حضرت علی تھے۔ جبریل نے غلطی سے محمد ﷺ بن عبداللہ کو رسول بنا دیا تو ایسے شخص کے کفر میں قطعاً کوئی شک نہیں، بلکہ ایسے بدبخت کے کفر توقف کرنے والا بھی بلاشبہ کافر ہے۔ ’’

الشیخ موصوف مزید رقم طراز ہیں:

وکذلک من زعم منہم اَن القرآن نقص منہ آیات وکتمت اَوزعم اَن لہ تاَویلات باطنۃ تسقط الاَعمال المشروعۃ ونحوذلک ، وہوَلاء یسمّون القرامطۃ والباطنیۃ ، ومنہم التناسخیۃ ، وہوَلاء لاخلاف فی کفرہم . (الصارم المسلول ص: 591)

اسی طرح جس شخص کا یہ عقیدہ ہوکہ موجودہ قرآن ناقص ہے اوراس کا کچھ حصہ چھپالیا گیا ہے ، یاوہ اعمال مشروعہ کے ابطال کےلئے باطنی تاویلات کو جائز جاتنا ہو ، جیساکہ قرامطہ باطنیہ اور تناسخیہ وغیرہ شیعی فرقوں کے عقائد ہیں '' ''توان کے کفر میں کسی کو بھی اختلاف نہیں ۔

یعنی یہ فرقے بالاتفاق اہلسنت والجماعت کافر ہیں ۔ الشیخ ممدوح ایک اور مقام پر صحابہ کرام کے ایمان میں شک کرنے والوں کے بارے میں ارقام فرماتے ہیں:

واما من جاوزذلک اِلی اَن زعم انہم ارتدوا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم , اِلا نفرا قلیلا یبلغون بضعۃ عشر نفرا اَوانہم فسقوا عامتہم فہذا لاریب اَیضا فی کفرہ , لاَنہ کذب لما نصہ القرآن فی غیر موضع : من الرضی عنہم , والثناء علیہم , , بل من یشک فی کفر مثل ہذافاِن کفرہ متعین (الصارم المسلول : ص 592)

''معاذاللہ مرتد یا فاسق ہوگئے تھے تو ایسے شخص کے کفر میں قطعا کوئی شبہ سے آگے بڑھ کر یہ عقیدہ رکھے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ماسوائے دس پندرہ افراد کے دوسرے تمام صحابہ یا سب صحابہ جو شخص تفضیل علی کے ایمان واخلاص اوران کی جہادی کاوشوں کو خراج تحسین پش فرمایا ھے اوران کو اپنی رضا کا سر ٹیفکیٹ جاری فرمایا نہیں کہ وہ قرآن مجید کی ایسی یش از پش آیات صریحہ کو جھٹلا رہا ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام ہے ، لہٰذا جو شخص ایسے بدبخت کے کفر میں شک کرتا ہے وہ کافر ہے ۔ ''

بن عبدالوہاب متوفٰی 1206 کا فتویٰ شیخ الاسلام امام محمد:

کی خلافت بلافصل کے آپ نے رافضیوں کی قباحتوں کی تردید میں ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے جس میں آپ نے تصریح فرمائی ہے کہ جو شخص موجودہ قرآن مجید کے خلاف عقیدہ رکھے وہ کافر ہے ۔ حضرت ابوبکر صدیق کو (معاذاللہ) ظالم ، فاسق قرار دے اورین کے اجماع کو باطل اثبات میں منقول احادیث ، اجماع صحابہ اور جمہور امت کے حق پر ہونے کے دلائل اتنی کثرت کے ساتھ موجود ہیں کہ ان کا شمار مشکل ہے ۔ جو شخص جمہور صحابہ قرار دے یا باور کرے وہ دراصل رسول اللہ ﷺ کی تنقیص کرتا ھے اور آپ ﷺ کی تنقیص کفر ہے ۔

المتوفٰی 1307 کا فتویٰ مجدوالعلوم النبویہ سید نواب صدیق حسن خاں:

(واَبعدہم الاَمامیۃ واَما الغالیۃ فلیسوا بمسلمین ولکنہم اَہل ردۃ وشرک (خبیئۃ الاکوان : ص 15

''دوسرے شیعی فرقوں کی نسبت امامیہ فرقہ اہل سنت سے بہت ہی دور ھے ۔ رہے غالی شیعہ تو یہ لوگ مسلمان ہرگز نہیں بلکہ مرتد اور مشرک ہیں ۔ ''

(ومن جحد شیئا من القرآن وفارق الاِجماع من العجاردہ وغیرہم فکافر باجماع الاَمۃ . (خبیئۃ الاکوان : ص 15

''جو شخص موجود اور متداول قرآن مجید کے محفوظ اور مکمل ہونے کا انکار کرے اور اجماع امت سے الگ راہ اختیار کرے جیسے فرقہ مجاروہ وغیرہ تو یہ شخص بالاجماع امت کافر ہے ۔ ''

(ومن قول الکیسانیۃ اَن البداء جائز علی اللہ فہو کفر صریح . (خبیئۃ الاکوان : ص 31

''شیعہ کے فرقہ کیسانیہ کا یہ قول کہ اللہ تعالیٰ کو بداًہوتا ہے ۔ کفر صریح ہے ۔ ''

متوفٰی 1347 کا فتویٰ قاضی عبدالاحد خانپوری:

آپ ایک استثناء کے جواب میں ارقام فرماتے ہیں:

رسول ، ام المؤمنین حبیبہ ، صحبت سے منکر ہو ، جو قرآن سے ثابت ہے ، یا ان کی بیٹی عائشہ صدیقہ بنت الصدیق خلیفہ رسول کا نزاع اور تفصیل ہے ۔ جو رافضی حضرت ابوبکر صدیق مطلق روافض کی تکفیر میں فقہاء اللہ ﷺ المبراۃ من فوق سبع السموات کو تہمت زنا کی دے اور رسول اللہ ﷺ کو معاذاللہ زانیہ وفاحشہ کا زوج قرار دے ۔

کی طرف کرے پیغمبری میں غلو کرے اور اعتقاد الوہیت کا ان میں رکھے ۔ یا نسبت غلطی کی جبرائیل کیونکہ یہ امور قرآن مجید سے ثابت ہیں ۔ یا کسی ایسی بات کا انکار کرے ۔ جو بالتواتر ثابت ہے ۔ یا علی ابن ابی طالب کی مدح میں تھا وہ مسلمانوں نے چھپالیا ، یا کسی اور بات کا انکار کرے جو ضروری الثبوت کے محمد ﷺ کو دے دی ، یا قرآن شریف کی کی حفاظت کا منکر ہو کہ قرآن چالیس پارہ تھا ۔ دس پارہ جو علی پہنچانے میں کہ بجائے علی کا) کافر ہے ۔ گالی دینے والا ابوبکر وعمر) ہو ضرورت دین سے بالاتفاق کافر ہے اور اکثر فقہاء کے نزدیک ساب شیخین

کا یہ جواب سات صفحات پر مطبوع ہے اور اس کے اخر میں آپ کے 26 نامور معاصرین علمائے کرام کی تصدیقات او تصویبات درج ہیں ، ان کا راولپنڈی اور اس کے نواح کے ساتھ تعلق ہے ۔ اس حضرت قاضی صاحب (رسالہ کی فوٹوسٹیٹ ہمارے پاس محفوظ ہے ۔ (رسالہ رد رفض

متوفٰی 1381 کا فتویٰ مولانا شرف الدین محدث دھلوی:

بھی مہاجر ہیں۔ اور یہ امر بدیہی ہے اور تواتر سے ثابت ہے۔ بسبب ارشاد باری تعالی کی طرح خلافائے ثلاثہ حضرت علی :

وَالسّٰبِقونَ الأَوَّلونَ مِنَ المُهٰجِرينَ وَالأَنصارِ وَالَّذينَ اتَّبَعوهُم بِإِحسٰنٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنهُم وَرَضوا عَنهُ وَأَعَدَّ لَهُم جَنّٰتٍ تَجرى تَحتَهَا الأَنهٰرُ خٰلِدينَ فيها أَبَدًا ذٰلِكَ الفَوزُ العَظيمُ ١٠٠ ... سورة التوبة

کو کافر، منافق کہنا، ان کو دائمی دوزخی بتانا قرآن مجید کی تکذیب ہے اور یہ کہنا کہ حضور ﷺ کے انتقال کے بعد مرتد ہوگئے تھے اس آیت شریفہ سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ خلفائے ثلاثہ وغیر ہم صحابہ مہاجرین وانصار یا پہلے سے منافق تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ین جنتی بتا کر ان کو بشارت بھی دی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے رسول ﷺ کو اس پر مطلع نہ کیا تو پھر آپ ﷺ معصوم کیسے رہے؟ اور اگر اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم نہ تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ (کے بارے میں ایسے ناپاک خیالات صراحاً کفر ہیں۔ (فتاوی ثنائیہ: کتاب الایمان ج1 ص190، 191) اور عثمان غنی فاروق، کی تجہیل معاذاللہ ہے بہر حال خلفائے ثلاثہ (حضرت صدیق

متوفیٰ 1387 کا فتویٰ مفتی اعظم حافظ عبداللہ محدث روپڑی:

ایسے ہی ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: ان فرق کے زندیق، ملحد، بدعتی ہونے پر کوئی شک نہیں۔ البتہ کافر ہونے میں تفصیل ہے۔ مرزائیہ، چکڑالویہ تو بے شک کافر ہیں۔ معتزلہ، جہمیہ، قدریہ، جبریہ بھی تقریباً ایسے ہی (وغیرہ کو مرتد کہتے ہیں، زیدیہ کافر نہیں۔ (فتاوی اھل حدیث (روپڑیہ) کتاب الایمان ج1 ص1 ہیں۔ لیکن صاف کافر کہنا مشکل ہے۔ رافضیہ میں سے غالی قطعاً کافر ہیں جو حضرت ابوبکر صدیق

المتوفیٰ 1394ھ کا فتویٰ مولانا عبدالسلام سلفی بستوی دہلوی:

(کو گالی دینے والا کافر ہے، واجب القتل ہے۔ (فتاوی عبدالسلام سلفی بستوی: ص235، 236 کو گالی دینا حرام ہے، بلکہ بعض بزرگوں کے نزدیک صحابہ علامہ نووی شارح صحیح مسلم تحریر فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام

1407ھ کا فتویٰ مشہور زمانہ اہل حدیث سکالر علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید:

أن القوم يدينون بدين هو غير دين الله الذي جاء به محمد بن عبد الله، نبي الله وصفيه صلوات الله وسلامه عليه، ويؤمنون بالقرآن غير القرآن الموجود في أيدي الناس، والمنزل من الله على قلب المصطفى، نزل به الروح الأمين- صلى الله عليه وسلم -، ولهم عقائد ومعتقدات لا تمت إلى الإسلام بصلة والإسلام منها بريء (الشيعة وأهل البيت: 3، 4)

شیعہ حضرات ایسے دین پر عمل پیرا ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نبی اور اس کے برگزیدہ رسول محمد بن عبداللہ ﷺ کا لایا ہوا دین ہر گز نہیں، وہ ایسے قرآن پر ایمان رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ترف سے بذریعہ روح الامین حضرت محمد ﷺ کے ''قلب شریف پر نازل ہوانے والے متداول اور موجودہ قرآن کے علاوہ کوئی اور ہی قرآن ہے اور وہ ایسے عقائد اور نظریات اختیار کیئے ہوئے ہیں جن کا اسلام کے ساتھ کسی بھی درجہ میں قطعاً کوئی تعلق نہیں اور اسلام ان کے ایسے عقئد و نظریات سے بری اور بیزار ہے۔

متوفیٰ 1407ھ کا فتویٰ حضرت مولانا عطاء اللہ حنیف خشی سنسن نسائی:

واقعی شیعہ شیعی مسلمات کی رو سے اسلام سے علیحدہ قوم قرار پائی ہے۔

خلاصہ:

خلاصہ کلام یہ ہے کہ شیعہ اثناء عشریہ اپنے مذکورہ بالا عقائد باطلہ اور نظریات فاسدہ کی وجہ سے کافر اور اسلام سے علیحدہ قوم ہے۔ لہٰذا ان کے ساتھ میل جول، مناکحت، ان کی عیادت، جنازہ میں شرکت، ان کی مجالس میں حاضری اور تعزیہ کے جلوس وغیرہ بدعات وخرافات میں شمولیت ہر گز جائز نہیں۔ اور مولوی دلپزیر صاحب کی رائے اہل سنت والجماعت کے عقائد صحیحہ کے سراسر خلاف اور غلط ہے۔ ان کو اپنے غلط رویے سے توبہ کرلینی چاہیے ورنہ ان کی امامت جائز نہیں، یعنی ان کی اقتداء میں نماز، عیدین وغیرہ ہر گز جائز نہیں کیونکہ وہ باطل اور خلاف اسلام عقائد لوگوں کو پکے مسلمان قرار دے کر صراط مستقیم سے بھٹک کر گمراہ ہو چکا ہے۔ اس کی حامی پارٹی کو بھی بشرطیکہ وہ عقیدہ اور عمل میں اہل سنت ہیں، اس قسم کے مولوی کی امامت قائم رکھنے کے لئے اصرار نہیں کرنا چاہیے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص95

محدث فتویٰ